نشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

سنہ ۹۵ھ — شمارہ ۱۱ — ۱۵ ربیع الثانی — جلد ۷

منشور محمدی

۹۵ — ۱۲

مذکور دیر تک بحث ہوی اور دوسرے روز پر جلسہ ملتوی رکھا گیا فقط

قسطنطنیہ ۹ - اپریل - سرکار روم ہر بار معترض ہونے کے سبب سے از راہ بایکدیر - اپنی فوج کو جہاز سوار کراکے ولن روانہ کرنے کے ارادہ سے روسیون نے ہاتھہ اٹھایا ہے لشکری حکام روسیہ نے یہہ کہا ہے کہ انگریزون کے اپنی جنگی جہازات نہر مارمورا مین جب تک کہ لنگر انداز مین سان اسطفانو سے روسی لشکر نہ نکلیگا فقط شمس الاخبار مدراس

لنڈن ۱۲ - اپریل - اپنے ایک خط کے مقدمہ مین جو کہ مراسلہ گشتی کے ساتھہ روانہ کیا گیا پرنس گورٹچاکاف نے یہہ تحریر کیا ہے کہ دربارہ انعقاد جلسہ کانگرس کے ہم بارہا نی بی وہی بات کہتے ہین جو کہ سابق مین ہمنے کہی تھی یعنے صلح نامے کے تمام شروط جلسہ مذکور مین پیش ہونگے سلاطین یورپ کو مختیار رہی خواہ دے سرکار روسیہ کی کارروائی کو پسند کرین یا نہ کرین فقط منہ

بمبئی ۱۳ - اپریل -
لندن سے ۱۲ وین کو بنام صاحب ٹیمس آف انڈیا یہ ایک تار برقی اس مضمون کی آئی کہ پرنس گورٹچاکاف کے مراسلہ گشتی مین جو کہ تاریخ مذکور کو طبع ہوا یہہ بات مندرج ہے کہ دربارہ مقدمہ کانگرس کے اہالیان انگلستان نے اپنے صحیح ارادون کو معلوم کراوین مراسلہ مذکور کے اخیر مضمون سے سرکار انگریزی اور روسیون کے درمیان مین تصفیہ ہونے کی امید ترقی پر ہے - لیکن جنگ کی تیاریان ایسا ن ہو رہے ہین اور فوج کا ایک دوسرا غول جنگ کے واسطے تیار اور مسلح کیا گیا ہے اور آخر ماہ می تک جنگ کی تیاریان پوری ہونگے فقط منہ

لنڈن ۱۴ - اپریل
سفیر سلطنت آسٹریہ و ہنگاری مقیم قسطنطنیہ نے اس بات کی گفتگو شروع کی ہے کہ آخر کار سلطنت آسٹریہ صوبہ بوسینہ اور ہرزیگونہ پر قابض ہو جاویگی حکومت روما نے صوبہ بوسنیہ کو واپس دلانے درباب شاہان اعظم یورپ کے پاس جو اپنی التجا پیش کی تھی سو اسکی درخواست کو سلطنت آسٹریہ اور سلطنت جرمنی نے نہایت خشم و عتاب کے ساتھہ رد کر دیا فقط

موجودہ حالات جنگ روم و روس و مقدمہ انگریز

اس ہفتہ کی آئی ہوین تاربرقیون نے یہہ معلوم کرایا کہ جلسہ ہوس آف کامنس اور ہوز آف لارڈس مین یہہ بات منظور ہوی کہ سلطنت انگریزیہ روسیہ کے ساتھہ جنگ کرنے کے باب مین قایم ہو چکے ہین اور ہر دو ہوزون بالا مذکور نے ملکہ کا شکریہ اسبات کا ادا کیا کہ وہ جنگ کے لئے مستعد و مستقل ہو کر فوج کو جنگ پر جانے کی دعوت دے چکی ہے انگریزی اخبارات کے مطالعہ سے یہہ ایک تازہ شگوفہ پھولا کہ سلطنت انگریزیہ قابو اسباب کا دیکھہ رہی ہے کہ چونکہ قسطنطنیہ خاصکر سلطنت انگریزیہ کی حفاظتِ فواید کے لئے ایک مستحکم پھاٹک گردانا گیا ہے اسلئے اہل ترک اس شہر معظم پر قابض رہنے سے کبھی

جی چاہے تو سلطنت انگریزیہ کے طرفدار بنتے ہین اور کبھی روس کی جانب داری ظاہر کرتے ہین پس انگریزون نے موقع پاکر حاکم سلطنت یونان کو جو پرنس آف ولیس صاحب بہادر کا سالہ ہوتا ہے حکومت قسطنطنیہ پر مسلط کرنے کا ارادہ کیا ہے اور یہہ بات کسطرح ہوسکیگی اور جب حضرت سلطان المعظم روم اس معاملہ کی کچھ ایک بھنک سن پاوینگے تو سلطنت انگریزیہ کی اس کارروائی کو دیکھتے ہوے وہ پھر کیونکر اسکی تائید و کمک کرینگے بلکہ وہ برخلاف اسکے روس ہی کو ساتھ دینا منظور رکھینگے پس اس سے یہہ کھلم کھلا بات معلوم ہوتی ہے کہ سلطنت انگریزیہ اسی غرض سے یونان کی اسدرجہ پرداخت اور اسکی بات پر لحاظ کرتی ہے مگر معاملہ مذکور تو بن بن کر روز بروز بگڑ جاتا ہے دیکھنا کہ کیا صورت ظہور مین آتی ہے اب تو مقدمہ دو دگ نظر آتا ہے جسکے تصفیہ کے لئے تمام طبقہ روے زمین کا اولٹا ہوگا فقط

مخلصی جناب عثمان پاشا

کرایف آمدہ قسطنطنیہ مورخہ ۳۱ دین ماہ مارچ سے یہہ معلوم کرایا کہ ۲۲ دین کو بروز جمعہ جناب عثمان پاشا قسطنطنیہ مین وارد ہونے والے تھے ۲۰ دین ماہ مذکور کی شب کو سردار موصوف روف پاشا وزیر صیغہ عسکریہ کے ساتھ سنت پیٹرسبرگ سے روبراہ اودیسہ ہوے مخبرین ترکی کا بیان ہے کہ قسطنطنیہ مین بمجرد داخل ہونے عثمان پاشا کے پیشگاہ حضرت سلطانی مین انکی باریابی ہوگی - اور بعد اسکے جناب غازی موصوف الیہ روف پاشا کے ہمراہ ایک شاہی گاڈی مین سوار ہوکر شہر کی دای اسکی سی - کو جاوینگے اور اس مقام پر خاص شاہی فوج کی ایک تعظیمی جمعیت معہ بینڈ باجہ انکو کمال درجہ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ لیوے گی اور شاہی سوارون کے بدرقہ کے ساتھ غازی موصوف الیہ کا سرائی عسکریہ کی طرف تشریف لیجانا ہوگا تمام اہالیان قسطنطنیہ غازی بالا موصوف کے لینے کے لئے بہت ہی خاصی اور تزی ٹھاٹ کی تیاریان کر رہے ہین اور اس شہسوار میدان شجاعت کو دیکھنے کے لئے جسکی دلیری و بہادری تاریخ ہنی مین ابدالآباد یادگار رہے گی ہر ایک کو دم مشتاق اور آرزو مند ہین فقط ش مدراس

روس و فارس کے اتحاد سے سلطنت انگریزیہ کو اندیشہ

درین ولا اہالیان روس اور شاہ ایران کے فیمابین بہ نسبت ہمیشہ کے رابطہ اتحاد و اتفاق ترقی پر پایا جاتا ہے اور شاہ صدر نے زار سے پختہ سایہ اقرار کیا ہے فقط

انگریزی جنگی جہازات

انگریزی جنگی جہازون کا بیڑہ ڈارڈنس مین لنگر انداز رہنا جایز اور مناسب ہے یا نہین سو اس مقدمہ مین بحث کرینگے واسطے ہوز آف کامنس مین تحریک ہوی لیکن سرکارنی اس مقدمہ مین

مباحثہ کرنے سے انکار کیا اور یہہ ظاہر کیا گیا کہ مذکور جہازون
کا بیڑا وہان لنگر انداز رہنا جایز ہے۔
کیونکہ قسطنطنیہ کو دشمن کے قبضہ سے بچانا اور اسکی حفاظت
و نگرانی کرنا گورنمنٹ کو لازم ہے فقط

قطعہ تاریخ

من تصنیف کریم بخش صاحب متوطن انبالہ۔ بابت تعمیر اوس
مسجد کے جو جناب حاجی حکیم محمد فرید الدین صاحب نے بمقام
شہر انبالہ حاطہ پنجاب بصرف زر کثیر تعمیر کی ہے اور اس
نواح مین دوسری مسجد اس عمارت کے نہین۔ خداوند
کریم اسکی تعمیر کنندہ و معاونین تعمیر کو جزاے خیر عطا فرما کر
بلیات زمانہ سے محفوظ رکھے اور دوسری مسلمانون
کو ایسے کامون کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

حامیِ دین پیروِ شرع رسولؐ — آن فرید الدین محمدؐ باصفا
برگزیدہ خاندان عالی ہمم — ساعی بالخیر بے ریب و ریا
دہ ذافت در طبابت رای بشر — از ارسطو در فلاطون در ذکا
از ابا اجداد امیر بے نظیر — فن طب در خاندانش دائما
شد ملقب با فرید الدین حکیم — حاذق و کامل حکیم با خدا
نزد چپ شاہ مسجدی تعمیر کرد — مژدہ باد اعابدان پارسا
از پی تاریخ او کردم سوال — در جناب خالق صبح و مسا
گفت ہاتف نقشبندی بس عجب — سجدہ گاہ نیک بختان وہ بنا

اعلان

جن صاحبون نے بنظر اشاعت اسلام خریدار اس پرچے
کے بنے ہین وہ براہ مہربانی جلد قیمت سالانہ ادا فرماوین

اسقدر وسعت نہو تو شش ماہی بھیجنے سے دریغ نکیا
کرین یہہ بات اعانت سے تو بعید ہے کہ دو دو سال
گذر چکے ہین اکثر صاحبون نے ایک حبہ بھی نہین بھیجا
ای حضرات ذرا غور کیجیے اسقدر روپیہ کس کے پاس ہے
کہ عشرہ وار تین سو قطعہ اخبار چھپوا کر اپنے پاس سے
اسکے مصارف کا کام چلاتا رہے اور یہہ بھی واضح رہے
کہ خریدار اس پرچے کے بہت کم ہین اور فی سبیل اللہ
لینے والے بہت پھر اگر چند خریدار بھی مدد پیہ بھیجنے مین نہ
فرماوین گے تو کام کیونکر انجام کو پہنچیگا بلکہ ایکدن یہہ
بھاری نعمت ہاتھ سے جاتی رہے گی فقط

المتمس محمد شریف غفر اللہ لہ ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ

سلیمان پاشا

صاحب دینی فیر نہایت چستی سے رقمطراز ہین کہ دولت
مآب سلیمان پاشا کے مقید ہونے کی خبر محض دروغ
بے فروغ ہے فقط کشف الاخبار یمنی

بغداد

سنا جاتا ہے کہ ہندوستان سے دس ہزار
انگریزی فوج بغداد کی حفاظت کو بھیجی جائیگی فقط

لندن ۱۳-اپریل

سنت پیٹرسبرگ مین سرکاری طور پر یہہ خبر مشہور
ہوی ہی کہ توسط سفیرون کے سرکار انگریز یہ و روسیہ کے
فیمابین تصفیہ کرانے کے لئے سرکار جرمنی سعی و کوشش
کر رہی ہے فقط

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

بلبل آسا می سرایم نغمہ در دو ام
شاد مانم زین کہ محو گلرخانم کردہ اند

دولت دارین ای اعجاز حاصل شد مرا
زانکہ خاکِ راہِ احمد نقد جانم کردہ اند

بقیہ انجیل غیر الہامی

جواب نور افشان

اور درس ۶ باب ۱۶-۱ اعمال مین ہم دیکھتے ہین کہ جب اُسنے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا اوسے روح القدس نے منع کیا اور درس ۷ مین یون ہی کہ اوسنے تبانیہ مین جانیکا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین کامون کے لئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کے رو سے تو عام کامون مین حکم کرتے تھے اور دوسرے کے رو سے دین عیسوی کے باب مین اسلئے یہہ واقعہ ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی خانگی کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تھے جیسا درس ۲ و ۵ باب ۲۳ اعمال مین اور درس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵-رومیہ مین درس ۵ و ۶ و ۸ باب ۱۶ نامہ اول کرنتھیون مین اور درس ۱۵ سے تا ۱۸ نامہ دوم کرنتھیون مین انتہی اور یہی عقیدہ اور عیسائیون کا بھی ہے چنانچہ جمع کرنے والی تفسیر ہنری اور اسکاٹی کے آخر جلد مین اوسی تفسیر کے یون لکھتے ہین کہ ضرور نہین ہر لکھا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور اسلئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکھین لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو اونہون نے بطور تاریخ کے لکھا وہ بھی الہامی ہو اور یاد رکھا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور موقع پر الہام کئے جاتے تھے

قطع نظر اسکے انجیل متی کا تو اب صرف ترجمہ ہی باقی ہے اور موافق قول جیرم کے اوسکے مترجم کا نام معلوم نہین پس یہہ تو کسی صورت سے الہامی نہین ہو سکتی ہی انجیل یوحنا کی سو اوسپر اولاً یہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہی یا نہین محقق برشنیڈ اور استاڈلن اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی مین تھا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تھا تو اونکی جواب مین کہین اریناوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجھے یہہ خبر پہونچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ اریناوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری کا مرید پس اگر یوحنا حواری کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ اریناوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہی کہ اریناوس ذرہ ذرہ سے بات پولی کارپ سے بارہا سنی اور اس امر مین ایکدفعہ بھی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکارا ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تھا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ اوسنے اریناوس اسکی خبر دی ورنہ اریناوس منکرین کے مقابلہ مین یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برشنیڈر اور استاڈلن کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بھی غیر الہامی ہے علاوہ اسکے اگر بفرض محال آپ کی خاطر سے یہہ مان بھی

لیا جاوے کہ یہہ حواریون کی لکھی ہوی ہین تب بہی اونکے لکھنے
مین الہام کی حاجت نہ تہی کیونکہ اونکے موافقون نے اپنی آنکہہ
کا دیکہا سنا ہوا معاملہ لکھا ہے اور پاسوبرا اور لیاناتان
کا قول گذر چکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون
سے سنکر لکھتے تہے تو اونہین الہام کی حاجت نہ تہی پس جب یہہ
چارون انجیلین مروجہ حال غیر الہامی ٹہہرچکین تو رسالہ اعمال
حوارین بہی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگیا اسلئے کہ وہ پولوقا
کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی تہا سوا اسکے
اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکہنا بہی کہین سے ثابت
نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون مین سے نامہ عبرانیہ اور
نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم
و سوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہ پوچہنا ہی نہین
اس جہت سے کہ یہہ سب کونسلی حکم سے الہامی اور حواریون
کی تصنیف ٹہہری ہین اور وہ حکم کچہ سند ہی نہین کیونکہ اوسی
کونسل کا ریتہیج نے کہ جسنے ۳۲۳ع مین مشاہدات یوحنا کو الہامی
ٹہرا کے داخل قانون کیا کتاب جوذتہہ اور کتاب یوبیاس
اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسیٹکس اور دو کتابون
مقابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہہرایا تہا حالانکہ یہہ سب کتابین
کافہ علما پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی ہین۔ قطع نظر
اس سے اب تک بہت سے علما پروٹسٹنٹ بہی اون کتابون
کو حواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ اونکے قول ایجاز
عیسوی کے مقدمہ کی دوسری فصل مین بیان ہوے ہین
تو باقی رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس

کا اور ایک نامہ یوحنا کا سوانکے لکھنے مین بہی کچہ حاجت الہام کی
نہ تہی اور نہ وے لوگ کبہی اسکا دعوی کرتے ہین تو اب بخوبی
ثابت ہوگیا کہ یہہ کل مجموعہ موضوعی جسکا نام آپ نے عہد جدید
رکہا ہے اور مسلمانون کے دہوکا دینے کے لئے اوسے انجیل
کہہ یا کرتے ہین غیر الہامی ہے تو پہر کیونکر ہوسکتا ہے کہ یہہ وہی
انجیل ہو کہ جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہے کسلئے کہ وہ تو حضرت
عیسی علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی پس اب بخوبی ظاہر و آشکار
ہے کہ اس مجموعہ کے حق مین آپکو کلام اللہ سے استدلال
کرنا محض بیجا ہے اور آپ کا دعوی ہرگز قابل التفات کے
نہین لیکن اسپر بہی آپ تعصب یا کسی اور وجہ سے کہین کہ ہمنے
مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے لیکن پہر وہ انجیل جسکا کلام اللہ
مین ذکر آیا ہے کیا ہوگئی اگر ہو تو پیش کرو سو اسکا جواب
یہہ ہے کہ آپ ہی کے مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ ان
اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت
عیسی علیہ السلام تو کوی کتاب آپ نہین لکہوا کے اور وہ جو
دیسی لکہتا ہے کہ لوگون کی یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسی کا وعظ
اور مشہور باتین کچہ لکہہ لیا کرتے تہے لہذا حواریون ہی کے
وقت مین بہت سے ملفوظ پاے جاتے تہے یا جو لیکلرک اور
کوپ اور میکیلس اور لینگ اور نیمر اور رکہورن اور مارشر
کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئے ترجمہ
بہی تہے سو یہہ سب بہی آپ کے کافہ علما کے نزدیک یقینی ثابت
ہے کہ مفقود ہین پس اب موافق قول آپ ہی کے علما کے معلوم
ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہین گئی اور اگر لکہی بہی گئی ہو تو مفقود ہی

رہین یہہ کتابین کہ جنکا آپنے انجیل نام رکھا ہی اور جو حضرت
عیسی کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکہی گئی ہین پس
احتمال ہی کہ وہ جملے جو حضرت عیسی کے اقوال ہین شاید اوسی
اصل انجیل کے ہون اور اسیواسطے ہماری یان حکم ہے کہ لا
تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم اور چونکہ یہہ فرضی انجیلین
صرف چار ہی نہین بلکہ اور بھی کتنے ہی تھین جیسیکہ برنوبا کی
انجیل توما کی انجیل مصریون کی انجیل عبرانی انجیل پطرس
کی انجیل یوحنا کی انجیل اندرما کی انجیل قلب کی انجیل مسیح
کے طفولیت کی انجیل دوسری یعقوب کی انجیل متیا کی انجیل برنباہ
کی انجیل اور خدا جانے اور کسقدر تھین کہ اون مین بہتیرے
تو لکہوگین اور باقی ہین سو اعمال اور شاہدات وغیرہ سمیت
پچہتر کے قریب ہین جیسا کہ قدما کے قول معلوم ہوتا ہے
تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اصل
انجیل کے اقوال کتنے کتنے ان اناجیل مذکورہ مین تقسیماً
آئے ہونگے پس جو اقوال حضرت عیسی کے طرف منسوب ہین چونکہ
بروایت آحاد آئے ہین تو انکا حکم ایسا ہی ہوگا جیسا ہمارے
مذہب مین احاد حدیث کا حکم ہوتا ہے یعنے جب وہ دلیل
عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہونگے تو مانے
جائین گے ورنہ راویون کے وہم اور غلطی کے اوپر محمول ہوکر
متروک ہونگے اور اناجیل کے مولفون کا غلطی کرنا تو اظہر
من الشمس ہے۔ الحاصل اناجیل کا غیر الہامی ہونا ہمنے بخوبی
ثابت کردیا۔ اب پادری صاحب کو واجب و فرض ہے کہ
وہ انجیل کے الہامی ہونے جسنے اپنا ثبوت پیش کرین اور

تحریف و منسوخ کی بابت گفتگو کرنی لاحاصل ہی جبکہ عہد جدید
یعنے اناجیل بروجہ حال موضوعی اور غیر الہامی ٹھہرچکین تو تحریف
اور منسوخ کا کیا جھگڑا باقی رہگیا فقط المرسلہ میرزا موحد

ہندو صاحبون کی ہدایت

اور یہہ جو باوا صاحب فرماتے ہین کہ تعداد روحون کی ہم کو بھی
معلوم ہونی چاہئے تب قاعدہ جمع تفریق کا اوپر صادق آویگا
یہہ اونکے افواج اقسام کے خامیان ہین جو لوگون کو معلوم کرا
رہے ہین ورنہ ظاہر ہے کہ جمع بھی خدا کے ہی اور تفریق بھی وہی
کرتا ہی اور یہہ کوئی برہان منطقی مانع اسبات کی نہین کہ ہم
اس امر متیقن متحقق پر رای نہ لگاسکین ہان اگر یہہ امر ثابت
ہوتا کہ خدا کو اپنی جمع بھی معلوم نہین تو بے شک شک کرنے
کی گنجایش ہے ابھی دیکھو اگر کوئی یہان سے دس ہزار کوس
پر اپنی جمع معلومہ مین سے کچہ بھیجے تو ہم اس جگہ بیٹھے رائے
دیے سکتے ہین کہ جسقدر خرچ ہوا اوسقدر ضرور کمی ہوگی یہہ کیا
ضرور ہی کہ ساری جہان کے خزانہ اول ہم کو معلوم ہوین تب
ہم رائے ظاہر کرسکین معلوم ہوتا ہی کہ باوا صاحب نے وہ
اوپر پتاگ حساب جو جواب ثانی مین درج فرمایا تھا ضرور
کسی طفل مکتب سے مشورہ لیکر لکہا ہوگا ورنہ بالغون کا تو یہہ ہرگز
کام نہین۔

اس جگہ یہہ بھی یاد رہے کہ جیسا خدا کل روحون کا تعداد جانتا
ہے ویسا ہی اوسکو وہ سب روح بھی معلوم ہین جو آخر کار
مکتے پاوینگے اب فرض کیجئے کہ خدا کے علم غیب مین یہہ مقرر
ہی جو سب روح مکتی پاجاوینگے یا یون مقرر ہے کہ بعض مکت

ہونگے اور بعض کبھی نہین بہرحال یا تو کسی دن سب روحون
کا خاتمہ ہی یا پھر مکتی پانے والے نکل کر پرمیشر کے ہاتھہ مین صرف
کپڑے مکوڑے رہ جاینگے جنکے کبھی مکتی نہین۔
اگر یہہ کہو کہ اگرچہ پرمیشر کے ارادہ اور علم اور تقدیر مین بعض
روحون یا سب روحون کا مکتی پانا مقرر ہی مگر پھر بھی وہ
مکتی نہین پاوینگے تو اسمین سراسر تحقیر اور توہین پرمیشر کی
ہی کیونکہ پھر ایسے پرمیشر کی کیا عزت رہ گئی جس کا علم جہوٹا نکلا
ارادہ پورا نہ ہوا تقدیر ٹل گئی۔
قولہ خدا کو روحون کے تعداد معلوم نہین جیسے
اوسکو اپنا انتہا معلوم نہین۔ اقول ای حضرت مین آپ
کے کس غلطی کے اصلاح کردن یہہ تو آپ نے قیاس
مع الفارق بیان کرکے اپنے عجیب فہم کا انتہا ظاہر کیا
ورنہ ہر عاقل پر روشن ہی جو خدا ہر ایک چیز کو اوسیطرح
پر جانتا ہی جیسے اوسکے حالات واقعی ہون پس جبکہ خدا
کی ذات کا واقعی حال یہی ہے جو وہ بے انتہا اور سرب
بیاپک یعنے محیط کل ہی تو پھر خدا کا اپنے انتہا کو معلوم
کرنا خلاف واقعہ کا معلوم کرنا ہی اور یہہ خود باطل اور
خدا کی شان کے برخلاف ہے جیسے اگر کسی جگہہ دو آدمی
موجود ہون تو خدا اون کو تین آدمی نہین جانے بلکہ صرف
دو آدمی جانیگا کیونکہ دو کا تین جاننا خلاف واقعہ ہے
لیکن کل روحون کا جاننا اور اون کا شمار معلوم کرنا ایسا
علم نہین ہی جو اوسکو واقعہ کے برخلاف کہا جاے کیونکہ
ہر روح اپنے اپنے وجود کے فی الحقیقت ایک حد اور انتہا
رکھتا ہی جسکا جاننا خلاف واقعہ جاننا نہین ہی بلکہ نہ جاننا اس
کا صفت عالم الغیبی کے برخلاف ہی کیونکہ اوس سے لازم آتا ہی
کہ باوصفیکہ فی الواقعہ ایک امر خارج مین موجود تھا پر خدا کے
نظر سے پوشیدہ رہا اب سوچنا چاہئے کہ جب واقعی حال یہی ہی
کہ ارواح بقید اپنے اپنے حد اور انتہا کے سچ مچ دنیا مین
موجود ہین تو لازم آیا کہ اس واقعی حال کا خدا کو علم ہو اور
کوئی فرد اون افراد واقعیہ سے خدا کے علم سے باہر نہ رہ جاے
ورنہ لازم آویگا کہ زید کا علم تو خدا کو ہو مگر عمرو کا نہ ہو پس جب
اون سب پر خدا کا علم محیط ہوا تو بالضرورت ثابت ہوا کہ
ان سب کا اوسکو شمار معلوم ہے اور یہی مطلب تھا۔
قولہ خدا وہ جانتا ہی جو اوسکے جاننے کے لایق
ہی۔ اقول اس سے معلوم ہوا کہ خدا زانی کو اوسکی حالت
زنا مین اور چور کو اوسکی حالت چوری مین نہین جان سکتا
کیونکہ اس سے بڑھ کر اور کون علم مکروہ ہوگا جو اوسکی
شان کے لایق نہ سمجھا جاے حضرت خدا تو وہ ذات کامل
ہی کہ کوئی موجود اوسکے علم سے باہر نہین بلکہ اوسکی عدم
علم سے عدم شئی لازم آتا ہی مگر وہ آپ کا فرضی الیشر کیا
ہی کہ ایک شئی تو دنیا مین فی نفس الامر موجود ہی اور
وہ شئی خود جانتی ہی جو مین موجود ہون پر الیشر کو
اوسکے وجود کے کچھ خبر ہی نہین عالم الغیبی تو خدا کی ایک
صفت لاینفک ہے جو کبھی اوس سے جدا نہین ہو سکتی اگر
صفت کو دوسرے افعال پر قیاس کرنا جو خدا کی شان
کے لایق نہ ہون یہہ باوا صاحب کی لیاقت علمی ہے اور

اونہین کی شان کے لایق ہی۔

قولہ پریشر اپنے نیم کے مطابق جس روح کے اعمال قابل نجات دیکھتا ہی اوسکو نجات کردیتا ہی۔ اقول، باوصاب اپنے اتنا جنگ اور اسقدر لات کرکے اخیر کار ہمسے صلح کرلی اب ہم آپ کو آپ ہی کے قول سے قائل کرتے ہین کہ جس حالت مین پریشر اپنی نظر ازلی سے دیکھ رہا ہی کہ اتنے روح مکتی کے اعمال بجالاوینگے اور مین اونکو مکتی دونگا پس ضرور ہوا کہ وہ سب ارواح کسی دن مکتی پاجائین ورنہ نظر ازلی پریشر کی غلط ٹھہرگی اور جب مکتی پاگئے تو وہی اعتراض ہمارا جس سے آپ مونہہ پھیرتے ہین آپ پر وارد ہوا اور پہلے سے بھی کئے پختہ دلائل سے یہی اعتراض آپکے دست بدامن ہو رہا ہی مگر ابتک آپ سے کچھ جواب نہ بن پڑا اور اگرچہ آپ بہت ہی کودے اچھلے مگر آخر کار ہی اش در کاسہ رہا۔

اخیر پہ آپ نے عاجز اور لاچار ہوکر اور چار و طرف رک کر اب یہہ اقرار کیا کہ جن روحون کے اعمال پریشر کے نظر مین قابل نجات ہین وہ روح ضرور مکتی پاجاینگے سو اس اقرار مین آپ صاف مان گئے کہ مکتی پانے والے روحون کا ایکدن خاتمہ ہے سو بہت خوب ہمنے آپکا یہہ اقبال دعوی بسر و چشم منظور کیا ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ آخر آپ کو ماننا پریگا سو مشفق دیکھئے کہ اخیر کو وہی بات ہوی اب چونکہ بہت سے پکے دلیلون اور خود اقرار مبارک سے اعتراض ختم ہونے روحون کا ثابت ہے اور کوی امر زیر بحث باقی نہین رہا اور سب عذرات آپ کے رفع ہوگئے اور سب امور تصفیہ طلب طے ہوچکے اور کوی وجہ نہین کہ اب کیون فیصلہ دینے مین توقف ہو پس حضرت مطلع رہو کہ آپ پر ڈگری ہوی فقط

الراقـــــــــــــــــم

مرزا غلام احمد رئیس قادیان

نیاز نامہ متعلقہ جواب الجواب

عزیز دوستو بھایو سنو بات — خدا بخشے تمہین عالی خیالات

ہمین کچھ کین نہین تمسے پیار و — نہ کین کی بات ہی تم خود بچار و

اگر کھینچے کوی کینے کی تلوار — تو اس سے کب ملے بچھڑا ہوا یار

غرض پند و نصیحت ہی نہ کچھ اور — خدا کے واسطے تم خود کرو غور

کہ گر ایشر نہین رکھتا یہہ طاقت — کہ اک جان بھی کرے پیدا بقدرت

تو پھر اوسپر خدای کا گمان کیا — وگر قدرت ہی پھر وہ ناتوان کیا

کہان کرتی ہی عقل اسکو گوارا — کہ بن قدرت ہوا یہہ جگت سارا

وگر تم خالق اسکو مانتے ہو — تو پھر اب ناتوان کیون جانتے ہو

بھلا تم خود کہو انصاف سے صاف — کہ ایشر کی یہی لایق ہین اوصاف

کہ کرسکتا نہین اک جان کو پیدا — نہ اک ذرہ ہوا اوس سے ہویدا

نہ اون بن چل سکے اسکی خدائی — نہ اون بن کرسکے زور آزمائی

نظر سے اسکے ہون محجوب و مکتوم — نہ ہو تعداد تک بھی اسکو معلوم

معاذ اللہ یہہ سب باطل گمان ہی — وہ خود ایشر نہین جو ناتوان ہے

اگر بھولے ہے اوس سے کوی جان — تو پھر ہو جاے اوسکا ملک ویران

پیارو یہہ روا ہرگز نہین ہی — خدا وہ ہی جو رب العالمین ہے

یہہ ایسی بات مونہہ سے مت نکالو — خطا کرتے ہو ہوش اپنے سنبھالو

اگر ہر ذرہ اس مین خود عیان ہو — تو ہر ذرہ کا وہ مالک کہان ہو

اگر خالق نہین روحون کے وہ ذات — تو پھر کاہی کی ہی قادر وہ میہات

خدا پر عجز و نقصان کب روا ہی
اگر اُس بن بھی ہو سکتے ہین اشیا
اگر سب شی نہین اوسنی بنائی
اگر ہو سین بنانے کا نہین مذور
وہ ناکامل خدا ہوگا کہان سے
ذرا سوچو کہ وہ کیسا خدا ہے
سدا رہتا ہی اون روحون کا محتاج
جسی حاجت ہے غیر ونکی دن رات
جب اُسنے انکی گنتی بھی بنائی
اگر انکے کو پیدائش ہے سب بند
کہ جبدم پاگئی مکتی ہر اک جان
کہان سے لائیگا وہ دوسری روح
غرض جب سب نے اس مکتی کو پایا
تناسخ اور گیا آئی قیامت
عزیزو کچھ نہین اس بات مین جان
بہت ہمنے بھی اسمین زور مارا
اگر ملتی نہین کوئی بھی برہان
نہ ہوگا کوئی ایسا مت زمین پر
دعا کرتے رہو ہر دم پیارو
دعا کرنا عجب نعمت ہی پیارے
اگر اس نخل کو طالب لگائے
ہمارا کام تھا وعظ و منادی

اگر ہی دین یہی پھر کفر کیا ہے
تو پھر اوس ذات کی حاجت ہی کیا ہے
تو بس پھر ہو چکی اس سے خدائی
تو پھر اتنا خدائی کا ہی کیون شور
کہ عاجز ہو بنانے جسم و جان سے
کہ جس سے جگت روحون کا جدا ہے
اور نہین سب کی سہارے پر کہ ہے راج
بھلا اسکو خدا کہنا ہی کیا بات
کہان من من کا ہو انتر گیانی
تو پھر سوچو ذرا ہو کر خردمند
تو پھر کیا رہ گیا ایشر کا سامان
کہ تا قدرت کا ہو پھر باب معنوح
تو ایشر کی ہوی سب ختم مایا
کرو کچھ فکر اب حضرت سلامت
اگر کچھ ہی تو دکھلاؤ بمیدان
خیالستان کو جانچا ہی سارا
بھلا سچ کسطرح ہو جاے بہتان
کہ یہہ باتین کہی جان آفرین پر
ہدایت کے لئے حق کو پکارو
دعاے آگئی کشتی کنارے
تو اکدن ہو رہے برتھا نجانے
سو ہم سب کر چکے واللہ ہادی

من الشہر المبارک المحرم بارکہ اللہ لجمیع المؤمنین سنہ ۱۲۹۰ ہجری المقدس علی صاحبہ الصلوۃ والسلام۔

انگلنڈ کا مسلح ہونا

انگلنڈ اگرچہ پہلے سے بھی خوب مسلح ہی اور علاوہ اسکے بحری طاقت کے جسپر ایک بڑا فخر اور ناز کیا جاتا ہے بڑی فوج بھی اوسکی شایستگی سے آراستہ پائی جاتی ہی جسکی شان سے دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے سے دوچند لشکر غنیم پر غالب آسکتی ہے مگر الحال انگلنڈ نے بدین خیال کہ تمام یورپ نتایج جنگ روس پر مسلح ہو رہا ہے اپنا زیادہ اور کامل مسلح ہونا چاہا ہے چنانچہ اوسنے سوائے اضافہ فوج کے عجیب و غریب آلات جنگ بحری و بری تیار و مہیا کئے ہین جسکو سنکر حیرت ہوتی ہے۔

مثلاً بیلی صاحب نام ساکن امریکا نے اپنے ایجاد سے ایک قسم کی توپ کیٹلنگ نامی ایسی عمدہ انگلنڈ مین بھیجی ہے کہ اوس توپ سے صرف ایک منٹ مین ایکہزار سے تیرہ ہزار تک گولے فیر ہوتے ہین اور جو تمام لین کی لبنائی کو ایک ہی دفعہ غارت کر سکتی ہے اور ایسی حکمت اوسمین رکھی گئی ہے کہ اپنی طاقت سے خود بخود بھری جاتی ہے کسی کی اوسکے گولہ اور باروت کے بھرنے مین ضرورت نہین ہوتی

حقیقت مین مخالف کا غارت کرنے والا یہہ انجن عجیب و غریب ہے کہ آج تک انگلنڈ کے سوا کسی گورنمنٹ کے پاس نہین پہنچا ہے فقط

از کشف الاخبار بمبئی

الراقم مرزا غلام احمد رئیس قادیان۔ الثامن من الشہر

تخفیف محصول ڈاک

گزٹ آف انڈیا مین ایک بہت طول وطویل اشتہار ڈاک خانہ کا چھپا ہے جس سے مفصلہ ذیل تبدیل شرح محصول سابق ڈاکخانہ مین کیا گیا ہے۔ **اول** ۱۰ تولہ یا اوس سے کم وزن پاکٹ پر محصول ڈاک ایک آنہ لیا جاتا تھا اب اوسپر نصف آنہ کا محصول ہوگا۔ یہہ عطیہ گورنمنٹ کی جانب سے سوداگری اور مختلف پاکٹون اور چھوٹے اخبارون کے لئے ہوا ہے۔ **دوم** جن پاکٹون پر کافی محصول نہ لگایا جائیگا اونپر بابت بابت پورا کرنے کمی قیمت ٹکٹ کے ڈبل محصول لیا جائیگا **سوم** اگر کوی بلا رجسٹری چھٹی ٹکٹ چسپان روانہ کریگا اور آدہ آنہ بابت اوسکے سلامت پہونچ جانیکے دیگا تو اوسکو ایک سائیفکٹ ملے گا اور بالفعل یہہ انتظام صرف انگریزی ڈاک خانون مین ہوا ہے۔ **چہارم** چھاپہ کے کاغذات پر بموجب قانون بھیجنے والے کو اپنا نام باہر کی طرف لکھنا پڑتا تھا اب وہ آئین منسوخ ہوگیا۔ **پنجم** سرکاری لفافے جس محصول پر پہلے ۱۰ تولہ کے وزن سے جاتے تھے اب چالیس تولہ کے وزن تک جایا کرینگے۔

اب میزان آمد ڈاک خانہ ہندوستان کی ۱۷ لاکھ ۵ ہزار روپیہ سالانہ ہے جسمین ۱۲ لاکھ روپیہ سرکاری خط کتابت مین خرچ مین مجرا ہوا اور سوا لاکھ محکمہ کی بابت صرف ہوا۔

مارشل میزاین

فرانس کے مجروح سپہ سالار مارشل میزاین نے مقام میڈرڈ پایہ تخت اسپین سے فرنچ کے دیوان حرب اور مارشل میکموین کو اپنی پرورش کے واسطے عرضی کی تھی مگر کچھ شنوائی نہین ہوی لاچار مارشل مذکور میڈرڈ مین اپنے حیات کے دن پورے کر رہے ہے۔

بلگیریا

تمامی اہل اسلام باشندگان بلگیریا نے اپنی جایداد منقولہ وغیر منقولہ شاہ روس کے ہاتہ فروخت کردی۔ شاہ روس نے واسطے رواج دینے زبان روسی کے بلگیریا مین مدرسہ جات قایم کئے ہین مگر یہہ بات باشندگان بلگیریا کو ناگوار ہے فقط

رضامندی امیر کابل

لاہور مین خبر ہی کہ یہان پشاور سے ایک قاصد آیا ہے اور وہ یہہ کہتا ہے کہ امیر کابل کو جو معمولی امداد گورنمنٹ انگریزی سے ملا کرتی تھی اوسکے لینے کو رضامند ہین فقط

کانفرانس و کانگرس

لندن اور سینٹ پیٹرزبرگ اور ویانہ و پاریس و رومیہ و برلن کے تمام اخبارون مین مذکور ہوا رہا ہے کہ کانفرنس یا کانگرس برلن مین ضرور ہونا چاہئے اور وزیر اعظم روس کا اوس مین حاضر ہووے اور چھوٹی بڑی سب سلطنتون کے نایب جمع ہوون اور ہر ایک اپنی مصلحت کو پیش کرے اور انگلستان نے صاف کہدیا ہے کہ اگر روس شرایط صلح کے تمام وکمال کانگرس مین سب کے سامنے پیش نہین کرے گا تو ہم اس سے ضرور جنگ کرینگے اور فرق درمیان کانگرس اور کانفرانس کے یہہ ہے کہ جو جلسہ وزیرون

مختلف سلاطین کا ہوکر اوسمین جو بات قرار پاوے تو ان وزیرون کی راے پر قطعی فیصلہ بلا رجوع کرنے اونکے پادشاہون کی طرف کے اور حاصل کرنے اجازت اون کے کے نہین قرار پاتا اور کانگرس اوسے کہتے ہین کہ جو بات جلسہ وزراہین قرار پایا جاوے وہی قطعی فیصلہ قرار دیا جاتا ہے - الجوایب نمبر ۹۱۵ مطبوعہ ۸ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ ہجریہ فقط منہ

تار برقیات

لنڈن ۹ - اپریل - سرکار جناب ملکہ عالیہ فوج امدادی کو طلب کرنے کے باعث ایک عرضداشت شکریہ افیسر سرکار مذکور مین پیش کرنے کے لئے ہوز آف لارڈس و ہوز آف کامنس مین تحریک ہوی - ہوز آف کامنس مین جناب لارڈ بیکنفلڈ صاحب بہادر نے اور ہوز آف کامنس مین سر اسٹافورڈ نارتھ کوٹ صاحب نے دربار مقدمہ مذکور تحریک کی - بوقت تحریک جناب لارڈ بیکنفلڈ صاحب نے یہہ کہا کہ ۱۸۵۶ء اور ۱۸۷۱ء کے عہدناموں کے مطابق سرکار انگریزی کی حکمت عملی بمقدمہ شرقی شروع ہوئی ہے اس عہدنامہ کی نسبت جو کہ سان اسطفانو مین روس و روم کے فیمابین منعقد ہوا جناب لارڈ صاحب صدر نہایت شائستگی اور معقولیت سے معترض ہوے اور یہہ کہا کہ عہدنامہ مذکور خفیہ طور پر منعقد ہوا اور اسکا ہر ایک قلم ۱۸۵۶ء اور ۱۸۷۱ء کے عہدنامہ کے برخلاف ہے اور اسکے بدولت تمام یوروپین ترکی اور ایشیاے ترکی سرکار روسیہ کے اختیار اور قبضہ مین آیگا خوف و اندیشہ ہے اہالیان روس تک شام کے درمیان بیرہ سے ہوکر مصر کے طرف اپنی فوج کو لیجاوین تو اندرین صورت ایشیا کا راستہ سرکار انگریزی کے واسطے مسدود ہوجاویگا اور برٹش گورنمنٹ کو مبتلاے خوف و خطر کریگا - تقریر بالا مذکور کے بعد لارڈ صاحب مزبور نے یہہ کہا کہ تمام سلاطین یورپ مسلح ہوگئے ہین لہذا سرکار انگریزی کو بھی مسلح ہونا ضرور ہے مجھے یقین ہے کہ جلسہ کانگریس کا منعقد ہوا تو بہت مناسب ہوگا لیکن اسکے منعقد ہونے کی امید منقطع ہوگئی ہے - از راہ دور اندیشی سرکار نے یہہ تجویز کی ہے کہ امدادی فوج سے ۷۰ ہزار سپاہ فراہم کئے جاوین -

سرکار انگریزی کو ایک بھاری جنگ مین مبتلا ہونے کی ضرورت پیش ہو تو فوج مذکور مین نہایت ترقی کرنا لازم ہوگا اور بہت بھاری کارروائی وقوع مین آئیگی -

جناب لارڈ مزبور نے یہہ بھی کہا ہی کہ یورپ کی آزادی خوف و خطر مین پڑگئی ہے - لہذا برٹش گورنمنٹ کی پایداری اور قایمی کا بندوبست کرنا ہمین لازم ہوا ہی - لارڈ گرانول صاحب نے یہہ کہا کہ اس مقدمہ کی نسبت گورنمنٹ کو اپنی خاص اختیار سے عمل درآمد کرنا قرین مصلحت ہے -

لارڈ ڈربی صاحب نے جنگ کی نسبت اپنا تاسف ظاہر کیا اور یہہ کہا کہ اہالیان آسٹریہ اس جنگ مین شریک ہونا مشکوک امر ہی - اور دوسرے سلاطین شریک ہونا ممکن نہین سرکار جناب ملکہ عالیہ مین عرضداشت پیش کرنے کے بارہ مین تمام لارڈون نے اتفاق کیا - ہوز آف کامنس مین بمقدمہ